احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 21 مئی 2002ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 21 مئی 2002ء 8 ربیع الاول 1423 ہجری - 21 ہجرت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 113

حق شفاعت

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

ہر نبی کو ایک خاص دعا کا حق دیا گیا ہے جو اس نے کی اور وہ قبول کر لی گئی مگر میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے لئے بطور شفاعت رکھ چھوڑا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب لکل نبی دعوة مستجابة حدیث نمبر 5830)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مقام شفاعت کی طرف قرآن شریف میں اشارہ فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انسان کامل ہونے کی شان میں فرمایا ہے دنا فتدلّی (۔) یعنی یہ رسول خدا کی طرف چڑھا۔ اور جہاں تک امکان میں ہے خدا سے نزدیک ہوا۔ اور قرب کے تمام کمالات کو طے کیا اور لاہوتی مقام سے پورا حصہ لیا۔ اور پھر ناسوت کی طرف کامل رجوع کیا۔ یعنی عبودیت کے انتہائی نقطہ تک اپنے تئیں پہنچایا اور بشریت کے پاک لوازم یعنی بنی نوع کی ہمدردی اور محبت سے جو ناسوتی کمال کہلاتا ہے پورا حصہ لیا۔ لہٰذا ایک طرف خدا کی محبت میں اور دوسری طرف بنی نوع کی محبت میں کمال تام تک پہنچا۔ پس چونکہ وہ کامل طور پر خدا سے قریب ہوا اور پھر کامل طور پر بنی نوع سے قریب ہوا۔ اس لئے دونوں طرف کے مساوی قرب کی وجہ سے ایسا ہو گیا جیسا کہ دو قوسوں میں ایک خط ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ شرط جو شفاعت کے لئے ضروری ہے اس میں پائی گئی اور خدا نے اپنے کلام میں اس کے لئے گواہی دی کہ وہ اپنے بنی نوع میں اور اپنے خدا میں ایسے طور سے درمیان ہے جیسا کہ وتر دو قوسوں کے درمیان ہوتا ہے۔

اور پھر ایک اور مقام میں آپ کے الٰہی قرب کی نسبت یوں فرمایا۔ (۔) یعنی لوگوں کو اطلاع دیدے کہ میری یہ حالت ہے کہ میں اپنے وجود سے بالکل کھویا گیا ہوں۔ میری تمام عبادتیں خدا کے لئے ہوگئی ہیں (۔) یہ آیت بتلا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر خدا میں گم اور محو ہوگئے تھے کہ آپ کی زندگی کے تمام انفاس اور آپ کی موت محض خدا تعالیٰ کے لئے ہوگئی تھی۔ اور آپ کے وجود میں نفس اور مخلوق اور اسباب کا کچھ حصہ باقی نہیں رہا تھا اور آپ کی روح خدا کے آستانے پر ایسے اخلاص سے گری تھی کہ اس میں غیر کی ایک ذرہ آمیزش نہیں رہی تھی (۔)

اور چونکہ خدا سے محبت کرنا اور اس کی محبت میں اعلیٰ مقام قرب تک پہنچنا ایک ایسا امر ہے جو کسی غیر کو اس پر اطلاع نہیں ہو سکتی اس لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے افعال ظاہر کئے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درحقیقت تمام چیزوں پر خدا کو اختیار کر لیا تھا اور آپ کے ذرہ ذرہ اور رگ و ریشہ میں خدا کی محبت اور خدا کی عظمت ایسی رچی ہوئی تھی کہ گویا آپ کا وجود خدا کی تجلیات کے پورے مشاہدہ کے لئے ایک آئینہ کی طرح تھا۔ خدا کی محبت کاملہ کے آثار جس قدر عقل سوچ سکتی ہے وہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اول ص 175-187)

خصوصی درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ بہت بیمار ہیں اسی طرح میرے دوسرے بھائی مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ایک موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ خاکسار خود عرصہ دو سال سے بیمار ہے۔ احباب جماعت ہم تینوں بھائیوں کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ احباب جماعت کو میرے بیٹے مکرم مرزا محمود احمد صاحب کی بیماری کا بھی علم ہے۔ وہ بھی دعا کا محتاج ہے۔ بیماری کے دوبارہ حملے کا ہروقت خطرہ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی امان میں رکھے اور اپنے خاص فضل سے ہم سب کی تکالیف کو دور فرمائے۔ آمین

عطایا برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-90 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔ (صدر کمیٹی امداد مستحقین)

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نادار مریضوں کے لئے عطیات کی تحریک

فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج و معالجہ فراہم کرنے میں سرگرم عمل ہے۔ ہر سال ہزاروں افراد اس سہولت سے استفادہ کرتے ہیں۔ ملک میں مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے غریب اور مستحق افراد کا علاج و معالجہ کروانا ان کے بس میں نہیں رہا اور دوسری طرف ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ سے اس سہولت کو فراہم کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس مد میں دل کھول کر اپنے عطیات پیش کریں تاکہ ہسپتال میں آنے والا کوئی بھی مریض بغیر علاج و معالجہ کے واپس نہ لوٹایا جائے۔ خدا تعالیٰ آپ کے اموال میں بے شمار برکتیں نازل فرمائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

30

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

حکمت کے راز

دعوت الی اللہ کی کامیابی کا ایک گر حکمت اور موعظہ حسنہ ہے اور صحابہؓ اس میدان کے خوب شہسوار تھے۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ مدینہ میں تبلیغ کی خدمت سرانجام دے رہے تھے اور حضرت اسعد بن زرارہؓ کے مکان پر رہائش رکھتے تھے۔ حضرت اسعدؓ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ سے کہا کہ حضرت سعد بن معاذؓ قبیلہ اوس کے رئیس ہیں۔ ہمارے سخت مخالف ہیں جس کی وجہ سے ان کا قبیلہ اسلام کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ ان کو تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اگر وہ مسلمان ہو گئے تو دو آدمی بھی کافر نہ رہ سکیں گے۔ چنانچہ سعد بن معاذؓ اور حضرت مصعبؓ کی ملاقات ہوئی تو حضرت مصعبؓ نے کہا کہ میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں آپ بیٹھ کر سن لیں۔ ماننے نہ ماننے کا آپ کو اختیار ہے۔ سعد نے منظور کیا تو حضرت مصعبؓ نے اسلام کی حقیقت بیان کی اور قرآن مجید کی چند آیتیں پڑھیں جن کو سن کر سعد بن معاذؓ کلمہ شہادت پکار اٹھے اور مسلمان ہو گئے۔

(سیرت ابن ہشام جلد 1 ص 436)

چشم بصیرت

عرب میں دستور تھا کہ سرداران قبائل خاص طور پر اپنے لئے بت بنوا کر گھروں میں رکھتے اور ان کی عبادت کرتے تھے۔ اس طریقہ کے مطابق مدینہ میں قبیلہ بنوسلمہ کے سردار عمرو بن جموح نے ایک لکڑی کا بت بنوا کر گھر میں رکھا ہوا تھا۔ بنوسلمہ کے چند نوجوانوں نے جو مسلمان ہو چکے تھے ان پر بت پرستی کی حقیقت واضح کرنے اور توحید کی طرف راغب کرنے کے لئے ایک دلچسپ طریقہ اختیار کیا۔ یہ نوجوان جن میں معاذ بن جبلؓ اور معاذ بن عمروؓ شامل تھے رات کو خفیہ طور پر آتے اور گھر والوں کو سوتا پا کر اس بت کو اٹھا لاتے اور باہر گڑھے میں پھینک دیتے تھے۔ صبح کو اٹھ کر عمرو سخت برہم ہوتے اور اپنے خدا کو اٹھا کر اندر لے جاتے۔ نہلاتے اور خوشبو مل کر پھر وہیں رکھ دیتے۔ آخر عاجز آ کر ایک دن بت کی گردن میں تلوار لٹکائی اور کہا مجھے تو پتہ نہیں ورنہ ان لوگوں کی خود خبر لیتا اگر تم کچھ کر سکتے ہو تو کرو۔ یہ تلوار موجود ہے۔ ان لڑکوں کو اب ایک اور چال سوجھی۔ رات کو آ کر بت کو اٹھایا گردن سے تلوار علیحدہ کی اور بت کے ساتھ ایک مرے ہوئے کتے کو باندھ کر کنویں پر لٹکا دیا۔ عمرو نے یہ کیفیت دیکھی تو چشم بصیرت روشن ہو گئی اور نوجوانوں کی تبلیغ سے مسلمان ہو گئے۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد اول و دوم ص 452)

نیکی کا اثر

حضرت نعیم بن عبداللہ نہایت فیاض صحابی تھے اور ہجرت سے قبل مکہ میں بنوعدی کی بیواؤں اور یتیموں کی پرورش کرتے تھے۔ کفار پر ان کی نیکی کا یہ اثر تھا کہ جب انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تو تمام کفار نے روک لیا اور کہا کہ جو مذہب چاہو اختیار کرو مگر یہاں سے مت جاؤ۔ اگر کوئی تم سے تعرض کرے گا تو سب سے پہلے ہماری جان تمہارے لئے قربان ہو گی۔

نادان دشمن یہ الزام لگاتا ہے کہ صحابہؓ نے تلوار سے اسلام کو پھیلایا ہے مگر وہ یہ نہیں سمجھتے کہ یہ تلوار لوہے کی نہیں خلق نبویؐ اور سیرت محمدیؐ کی تلوار تھی۔ جو صرف عرب کو ہی نہیں تا حد نظر دنیا کو فتح کرتی چلی جاتی تھی اور جس کی الٰہی نوشتوں میں بشارتیں دی گئی تھی۔

غزوہ بدر کے قیدیوں میں سے کئی ایک اس تلوار کا شکار ہوئے۔ جن کے ساتھ قید میں بہت عمدہ سلوک کیا گیا اور ان کے دل گھائل ہو گئے۔ غزوہ بدر کے قیدیوں سے حسن سلوک کا ذکر کرتے ہوئے۔ مشہور مؤرخ سرولیم میور (1819ء تا 1905ء) لکھتے ہیں ''محمدؐ کی ہدایت کے ماتحت انصار اور مہاجرین نے کفار کے قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت اور مہربانی کا سلوک کیا۔ چنانچہ بعض قیدیوں کی اپنی شہادتیں تاریخ میں ان الفاظ میں مذکور ہیں کہ:۔

''خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا کہ ہم کو وہ سوار کرتے تھے اور خود پیدل چلتے تھے۔ ہم کو گندم کی پکی ہوئی روٹی دیتے تھے اور آپ صرف کھجوریں کھا کر پڑے رہتے تھے۔ اس لئے ہم کو یہ معلوم کر کے تعجب نہ کرنا چاہئے کہ بعض قیدی اس نیک سلوک کے اثر کے نیچے مسلمان ہو گئے اور ایسے لوگوں کو فوراً آزاد کر دیا گیا...... جو قیدی اسلام نہیں لائے ان پر بھی اس نیک سلوک کا اچھا اثر تھا''۔

(بحوالہ سیرت خاتم النبیین جلد 2 ص 155)

ان قیدیوں میں ایک لڑکا وھب بھی تھا۔ جس کے والد عمیر مکہ سے اس کو چھڑانے کے بہانے اس نیت سے مدینہ آئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ کر دیں۔ مگر اہل مدینہ کی اداؤں نے ان کا خاتمہ کر دیا۔ اسلام قبول کیا اور واپس جا کر قریش کو دعوت اسلام دی اور ان کے اثر سے بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے۔

(اسد الغابہ تذکرہ عمیر بن وھب جلد 4 ص 148، سیرۃ ابن ہشام جلد 2 ص 317)

رپورٹ: محمود احمد ملک صاحب

دنیا کے تمام مذاہب امن اور محبت کی تعلیم دیتے ہیں

اسلام آباد (برطانیہ) میں بشپ آف گلڈ فورڈ کی آمد

11 رفروری 2002ء کو اسلام آباد (برطانیہ) میں ایک خصوصی پروگرام منعقد ہوا جس میں The Rt. Revd John Gladwin, The Bishop of Guildford نے شرکت کی۔

اس تقریب میں شرکت کے لئے محترم بشپ اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ تشریف لائے۔ دیگر مہمانان میں The Revd. Jonathan Still (Vicar of the Bourne of Tilford) اور ان کی اہلیہ' The Revd. Andrew Tuck (Rural Dean of Farnham) اور ان کی اہلیہ' اسلام آباد کے قریبی تین سکولوں کے ہیڈ ٹیچرز' سرے کاؤنٹی کونسلرز اور مقامی کونسلرز' مقامی پولیس افسران نیز Mr. Francis Clarke (Asst. Chief Constable,. Special Operations, Surrey Police) بھی معزز مہمانوں میں شامل تھے۔ ان کے علاوہ' مقامی اخباری نمائندگان' ٹلفورڈ کے گاؤں سے تعلق رکھنے والے متعدد ہمسائے اور جماعت کے دیگر دوست بھی اس پروگرام میں مدعو تھے۔ حاضرین کی کل تعداد قریباً ڈیڑھ سو تھی جن میں 55 مہمان شامل تھے۔ اسی طرح مرکزی سٹاف اور نیشنل عاملہ کے علاوہ بھی بہت سے احباب کو اس تقریب میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔

مہمانوں کی آمد شام سات بجے سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ باقاعدہ پروگرام کے آغاز سے قبل مختلف مہمان ڈائننگ ہال میں مصروف گفتگو تھے۔ اس موقع پر روایات کے مطابق مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا تھا اور اس مقصد کے لئے ڈائننگ ہال کو ایک پردے کے ذریعہ دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ ہال کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

معزز مہمان' بشپ آف گلڈ فورڈ جان گلیڈ ون جب رات آٹھ بجے اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ اسلام آباد پہنچے تو مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے دیگر احباب کے ہمراہ ان کا استقبال کیا۔ دو بچوں عزیز حارث احمد اور عزیزہ صوبیہ ماجد نے معزز مہمان اور ان کی اہلیہ کو پھول پیش کئے۔ کچھ دیر گیسٹ ہاؤس میں وقت گزارنے اور رسمی ملاقات کے بعد معزز مہمان کو ڈائننگ ہال میں لے جایا گیا جہاں تقریب کا باقاعدہ آغاز عمل میں آیا۔

پروگرام کے مطابق تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جو مکرم نصیر احمد قمر صاحب نے کی۔ مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب نے آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم منیرالدین شمس صاحب' جو مقامی کونسلر بھی ہیں' نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ پھر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یوکے نے تفصیلی خطاب فرمایا جو قریباً بیس منٹ جاری رہا۔

مکرم امیر صاحب نے 11 رستمبر کو نیو یارک میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کا کوئی مذہب معصوم انسانوں کے قتل کی اجازت نہیں دیتا اور جن لوگوں نے یہ کارروائی مذہب کے نام پر کی ہے' ان کے' اس کارروائی کے' پس پشت ذاتی مذموم مقاصد کارفرما ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں برطانیہ کے معاشرہ کی اس خصوصیت کو سراہا کہ یہاں ہر طبقے اور ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد بستے ہیں اور یہاں ایک دوسرے کی اقدار کا تحفظ کیا جانا نہایت ضروری ہے۔ اگر تمام مذاہب سے وابستہ افراد اس لئے بنی نوع انسان سے محبت کریں کہ اس طرح انہیں اپنے خالق کی رضا حاصل ہو جائے گی تو اس سے ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے گا جس میں ہر شخص دوسرے سے محبت اور احترام کا تعلق قائم رکھنے میں خوشی محسوس کرے گا اور اجتماعی طور پر یہ معاشرہ امن کی صحیح تصویر پیش کرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ دہشت گردی کے مختلف واقعات میں ایسے افراد ملوث ہو سکتے ہیں جو کسی خاص مذہب یا گروہ سے تعلق رکھتے ہوں یا بنیادی طور پر زمین کے کسی مخصوص خطہ سے ان کا تعلق ہو۔ لیکن ان کے کسی ایسے اقدام کی بنیاد پر اس مذہب' نسل' خطہ یا گروہ کے تمام افراد کو مورد الزام ٹھہرانا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہو گا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں اپنے ذاتی مشاہدات اور تجربات کے حوالہ سے بتایا کہ ہر شخص کا ذاتی کردار اسے دوسروں کی محبت یا نفرت دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی کوشش ہو گی کہ آئندہ بھی ایسے پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا رہے جن کے ذریعہ ہم انسانیت کی بنیاد پر ایک دوسرے سے محبت اور احترام کا تعلق استوار کر سکیں۔

پھر بشپ آف گلڈ فورڈ نے اپنے مختصر خطاب میں مذہب کے حوالہ سے بنی نوع انسان کے درمیان اخوت اور احترام کے رشتے استوار کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ عیسائیت کی بنیادی تعلیم نرمی اور محبت کی تعلیم ہے اور کوئی مذہب بھی دوسرے انسانوں سے نفرت کی تعلیم نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے ہر مہذب' شخص نے' خواہ اس کا تعلق کسی بھی طبقہ سے ہے' 11 رستمبر کے دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی تقریر میں مزید کہا کہ ایسے پروگراموں کا انعقاد جاری رہنا چاہئے جن کے ذریعے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد ایک دوسرے کے قریب آ سکیں اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت کا تعلق استوار کر سکیں۔

معزز بشپ کی مختصر تقریر کے بعد مہمانوں کی طرف

باقی صفحہ 7 پر

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

قسط چہارم

غزوات النبی ﷺ میں خلق عظیم

تقریر جلسہ سالانہ 1979ء

غزوہ احد میں آپ ﷺ کی عظیم الشان حکمت عملی اور اخلاق کی چمکار

مقام احد پر جاں نثاران محمد ﷺ نے اپنے خون سے عشق کی لافانی داستانیں رقم کیں

ابودجانہؓ کی جانثاری

ابن اسحاق نے بیان کیا:۔

''ابودجانہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک کر ڈھال بن گیا۔ تیر پر تیر پشت پر کھاتا رہا۔ بے شمار تیر اس کو لگے۔ سعد بن ابی وقاصؓ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدافعت میں تیر چلا رہے تھے آپ (سعد بن ابی وقاص) نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے مجھے تیر تھماتے جا رہے تھے کہ ارم فداك ابی امی ''میرے ماں باپ تم پر قربان تیر چلاتے جاؤ۔ یہاں تک کہ آپ نے مجھے ایک ایسا تیر دیا جس کا پھل نہ تھا۔ اس کے باوجود فرمایا ارم بہ اس کو چلاؤ''۔

(سیرت ابن ہشام)

یہ ابودجانہ جن کا ذکر اس روایت میں آیا ہے وہی ہیں جن کو آنحضورؐ نے خود اپنی تلوار عنایت فرما کر ایک جاودانی اعزاز بخشا تھا۔ اس تلوار کا جس شان کے ساتھ انہوں نے حق ادا کیا۔ اس کا تفصیلی ذکر احادیث اور کتب تاریخ میں ملتا ہے۔ یہ حملہ کرتے ہوئے بسا اوقات دشمن کی صفیں چیرتے ہوئے آر پار نکل جاتے لیکن آنحضورؐ کی یاد انہیں پھر کھینچ کر واپس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتی۔ جب انہوں نے آنحضورؐ کو انتہائی خطرات میں گھرا ہوا تنہا پایا تو جب تک آنحضورؐ پر سے خطرہ ٹل نہ گیا پھر آپ کو چھوڑ کر نہ گئے اور اپنے جسم کو آنحضورؐ کی ڈھال بنائے رکھا یہ عشق اور روحانیت کی سرزمین کے قصے ہیں کسی دنیاوی قتال کی باتیں نہیں۔ بھلا دنیا کی جنگوں میں بھی ایسی عاشقانہ جانثاریاں کبھی دیکھنے میں آتی ہیں؟ میں سوچتا ہوں کہ اس چھلنی بدن ابودجانہ کے ہونٹوں پر جاری وہ عاشقانہ اشعار کیسے سچے اور بھلے لگتے ہوں گے جب ماتھے پر سرخ پٹی باندھے ہوئے آنحضورؐ کی تلوار کو دشمنوں کے سروں پر لہراتے ہوئے وہ بلند آواز سے ایک خاص ترنگ اور لے کے ساتھ یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے۔

انا الذی عاهدنی خلیلی
ونحن بالسفح لدی النخیل
الا اقوم الدهر فی الکیول
اضرب بسیف اللّٰه والرسول

ترجمہ:۔ میں وہی ہوں جس سے میرے حبیب نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) کھجور کے درختوں کے قریب پہاڑ کے دامن میں عہد و پیمان لیا تھا... میں کھڑے ہو کر آخری صف تک مقابلہ کرتا رہوں ... اللہ اور اس کے رسول کی تلوار برابر چلاتا رہوں گا۔

(سیرۃ ابن ہشام حصہ دوم ص68)

حضرت ام عمارہؓ کی بہادری

غزوہ احد میں بعض عورتیں بھی شریک تھیں جو زخمیوں کو پانی پلانے کے لئے آئی ہوئی تھیں ان میں سے ایک ام عمارہؓ دشمن کی اچانک یلغار کے وقت آنحضورؐ کے قریب ہی تھیں۔ جب انہوں نے حضورؐ کو ان مہیب خطرات میں گھرا ہوا پایا تو ان سے برداشت نہ ہوا کہ ان کے جیتے جی دشمن آپؐ تک پہنچ جائے۔ پس بھاگنے والے مسلمان مردوں کا کفارہ انہوں نے اس طرح ادا کیا کہ مشکیزہ وہیں زمین پر پٹخ کر تلوار اٹھائی اور دیوانہ وار کبھی ایک طرف سے آنے والے حملہ آور پر بپھرتی تھیں تو کبھی دوسری طرف لوٹتیں غرضیکہ جیسے ماں بچے کے لئے دیوانی سی ہو کر درندوں سے بھڑ جاتی ہے کچھ ایسی ہی حالت اس وقت ان کی ہو رہی تھی۔ آنحضورؐ بلند آواز سے ان کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ ان کے حوصلے بڑھاتے اور دلجوئی فرماتے تھے حضرت ام عمارہؓ جنہوں نے اس تاریخی جہاد میں بھرپور حصہ لے کر مسلمان عورت کے مقام کو آسمانی رفعتیں عطا کیں اور ثریا سے ہمکنار کر دیا۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:۔

''جس وقت احد کے مقام پر ہمارے لوگوں میں بھگدڑ پڑ گئی اور آنحضورؐ کے پاس دس آدمی بھی باقی نہ رہے تو میں اور میرا شوہر اور میرے دو بیٹے حضورؐ کے آگے کھڑے ہو کر آپ کے پاس سے دشمنوں کے غول کو ہٹانے لگے۔ اور مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ آپ کے سامنے ہی بھاگے جاتے تھے۔ اسی اثناء میں حضورؐ کی نظر اچانک مجھ پر پڑ گئی تو آپ نے دیکھا کہ میرے پاس سپر نہیں ہے اس لئے آپ نے ایک بھاگنے والے سے جس کے پاس سپر تھی یہ فرمایا کہ اے سپر والے! اپنی سپر کسی لڑنے والے کو دیتا جا، چنانچہ اس نے بھاگتے بھاگتے اپنی سپر زمین پر ڈال دی۔ میں جھٹ اسے اٹھا کر آنحضورؐ کے سامنے روک کر کھڑی ہو گئی اور اس وقت مشرک لوگ ہم پر بہت زیادتیاں کر رہے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ وہ سوار تھے اور ہم پیدل اور وہ بھی ہماری طرح کہیں پیدل ہوتے تو ہم انشاء اللہ ان کو ضرور مار لیتے۔ چنانچہ ان میں سے ایک سوار نے آگے بڑھ کر مجھ پر تلوار چلائی تو میں نے اس کو ڈھال پر روک لیا اس لئے اس کا وار خالی گیا اور وہ لوٹ کر واپس چلا۔ پس میں نے موقعہ پا کر پیچھے سے اس کے گھوڑے کے کونچ کاٹ دیئے۔ جس سے وہ چاروں شانے چت گر پڑا''۔

(شروع الحرب ترجمہ فتوح العرب ص365)

اس واقعہ کا ذرا گہری نظر سے مطالعہ کریں تو آنحضورؐ کے کریمانہ اخلاق کے دو بہت حسین پہلو ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ پہلا یہ کہ اس شدید نرغے کی حالت میں بھی حضورؐ گردوپیش کے حالات پر پورے اطمینان کے ساتھ نظر رکھے ہوئے ہیں۔ ایک ذرا بھی سراسیمہ نہیں ہوئے اور اپنے گردوپیش لڑنے والوں کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا خیال رکھ رہے ہیں۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ حضرت ام عمارہ کو ڈھال دلوانے کا انداز بڑا ہی دلنشین ہے اور ایک بھاگنے والے مرد کی ڈھال ایک لڑنے والی عورت کو دلوائی ہے لیکن بات میں کوئی تلخی اور طعن نہیں۔ یہ کہنا پسند نہیں فرمایا کہ اے بھاگنے والے ایک لڑنے والی عورت کے لئے ڈھال چھوڑتا جا۔ بس اتنا ہی کہا کہ اے ڈھال والے! ایک لڑنے والے کو ڈھال دیتا جا۔ یہ بھی ظاہر نہ ہونے دیا کہ وہ ضرورتمند ایک عورت ہے لیکن ساتھ ہی دیکھئے کہ لڑنے والی عورت کا دل کیسے بڑھا دیا! اور کیسی حوصلہ افزائی فرمائی اور کیسی بروقت اس کی امداد فرمائی چنانچہ دوسرے ہی لمحے آنحضورؐ کے اس بروقت اقدام کی برکت اس طرح ظاہر ہوئی کہ وہی ڈھال ام عمارہ کی جان بچانے کا موجب بن گئی۔ یقیناً یہ اتفاق نہیں تھا۔ بلکہ تصرف الٰہی کا کرشمہ تھا کیونکہ آنحضورؐ کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کے تصرف میں تھا اور قدرت خداوندی آپؐ سے وہ کام دکھلا رہی تھی جو محض بشری طاقت سے ممکن نہ تھا۔ آپؐ کے ایک عاشق تام حضرت مسیح موعود نے کیا خوب کہا ہے۔

انی اری فی وجهک المتهلل
شانا یفوق شمائل الانسان

یعنی اے میرے محبوب آقا یقیناً میں تیرے روشن چہرے میں وہ شان دیکھتا ہوں جو فوق البشر صفات اپنے اندر رکھتی ہے۔

یہی وہ ام عمارہ ہیں جنہیں یہ فخر حاصل ہے کہ آنحضورؐ پر حملہ کرنے والے بدبخت ابن قمیہ کا وار انہوں نے آگے بڑھ کر اپنے کندھے پر لیا چنانچہ ابن ہشام بیان کرتا ہے کہ:۔

عین اس وقت جب کہ کافروں نے حملہ عام کر دیا اور آپ کے ساتھ صرف چند جاں نثار رہ گئے تھے حضرت ام عمارہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں۔ کفار جب آپؐ پر بڑھتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔ ابن قمیہ جب دراتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا تو حضرت ام عمارہؓ نے بڑھ کر روکا چنانچہ کندھے پر زخم آیا اور غار پڑ گیا انہوں نے بھی تلوار ماری لیکن وہ دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا۔ اس لئے کارگر نہ ہوئی۔

(سیرۃ النبیؐ ابن ہشام ص84)

اس معرکہ میں ام عمارہ کو اور بھی متعدد زخم لگے کیونکہ آنحضورؐ کی جانب گھوڑ سوار بار بار حملے کر رہے تھے۔ اور جہاں تک ان کا اور ان کے لڑکوں کا بس چلتا یہ ان کے سامنے سینہ سپر ہو جاتے چنانچہ ایک سوار ایک ہی جھپٹ میں ام عمارہ اور ان کے بیٹے دونوں کو زخمی کر گیا ایک دفعہ پھر پلٹ کر گھوڑا بڑھاتا ہوا حضرت ام عمارہؓ پر جھپٹا تو آنحضورؐ ہی نے اس خطرہ سے انہیں متنبہ کیا۔ حضرت ام عمارہؓ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:۔

ام عمارہ کی بہادری اور آنحضرت ﷺ کا تبسم

اتفاق سے پھر وہی شخص جس نے میرے تلوار ماری تھی آگے بڑھا تو حضورؐ نے فرمایا کہ اے ام عمارہ! دیکھ یہ وہی شخص ہے جس نے تیرے بیٹے کو تلوار ماری

تھی۔

چنانچہ آپؐ کے فرمانے کے بعد میں اس کے آگے ہوئی اور اس کی پنڈلی پر ایک تلوار رسید کی جس سے وہ گر پڑا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری اس واردات کو دیکھ کر خوب ہنسے یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت بھی کھل گئے اور مجھ سے فرمانے لگے ''اے ام عمارہ! آخر تو نے بدلہ لے ہی لیا''

زور سے ہنسنا آنحضورؐ کی عادت نہ تھی۔ صرف تبسم فرماتے تھے لیکن احد کے روز آپ کا ہنسنا آپ کی ایک خاص شان دلربائی تھی۔ یہ ہنسی دراصل خوف وہراس کی ناکامی کی دلیل تھی۔ ہولناک خطرات کے مقابل پر یہ آپ کے عزم وہمت کی فتح کا ایک اعلان تھا۔ ام عمارہؓ کی یہ روایت آنحضورؐ کی حکمت اور فراست پر بھی بڑے دل نشین انداز میں روشنی ڈالتی ہے۔ آنحضورؐ جانتے تھے کہ حضرت ام عمارہؓ زخموں سے چور ہیں اور بدن کمزور پڑ چکا ہے پس ایسی حالت میں وہی حملہ آور جو پہلے ہی انہیں زخمی کر کے نفسیاتی برتری حاصل کر چکا ہو اور فن حرب کے ہر پہلو میں فوقیت رکھتا ہو۔ اگر دوبارہ سامنے آئے تو اس کا ایک نفسیاتی رعب پڑنا طبعی بات تھی۔ وہ ایک عورت کے مقابل پر مرد تھا ایک زخمی کے مقابل پر تنومند تھا۔ ایک پیدل کے مقابل پر سوار تھا۔ ایک سادہ کپڑوں میں ملبوس بی بی کے مقابل پر جو کئی جوان بچوں کی ماں تھی ایک زرہ پوش ہٹا کٹا جوان تھا۔ اس وقت صرف ایک ہی صورت اس کمزور بے کس تھکی ماندی عورت کی بجھی بجھی ہمت بڑھانے کی ہو سکتی تھی کہ اس کی زخمی ذات کی بجائے اس کی زخمی مامتا کو پکارا جائے۔ پس آنحضورؐ نے ایسا ہی کیا اور یہ فرمایا کہ دیکھ تیرے بیٹے کو زخمی کرنے والا پھر آ رہا ہے۔ ایک ایسا کچوکا اس کی زخمی مامتا کو لگایا کہ وہ بپھری ہوئی شیرنی کی طرح ابھری اور اس تن نازک میں وہ آگ سی لگ گئی جو ممولوں کو شہباز سے لڑا دیا کرتی ہے۔ حضورؐ پر ہمارا ذرہ ذرہ قربان ہو کہ کس شان کے سپہ سالار اور کس شان کے انسان تھے! علم النفس پر کیسی باریک نظر تھی اور اپنے حواس پر کیسا مکمل اختیار کہ اوسان خطا کرنے والے خطرات میں بھی تمام استعدادیں کامل سکون اور توازن کے ساتھ دل ودماغ کے عرش پر مستوی اور متمکن تھیں۔

دوران قتال اخلاقی تعلیم

اور علاج معالجہ

حیرت کی بات ہے کہ جہاد بالسیف میں شدید مصروفیت کے باوجود جب مہیب خطرات سر پر منڈلا رہے تھے۔ اس وقت بھی حضور اکرمؐ نے تعلیم اخلاق کا کام نظرانداز نہ فرمایا اپنے غلاموں کو جسمانی خطرات سے متنبہ فرماتے جاتے تھے اور روحانی خطرات اور لغزشوں سے بھی۔ صحابہ کو فوجی قیادت کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور روحانی قیادت کے فرائض بھی ادا کئے جا رہے تھے۔ میدان وغا میں تعلیم کتاب اور دوران جنگ میں تربیت کا کام بھی جاری تھا۔

رشید فارسی جو قبیلہ بنی معاویہ کے ایک غلام تھے۔ انہوں نے مشرکوں میں سے ایک جری پہلوان پر حملہ کیا جو قبیلہ بنی کنانہ میں سے تھا۔ یہ مشرک سراپا لوہے میں ڈھکا ہوا تھا اور حضرت سعدؓ کے ایک ہی وار سے دوٹکڑے کرنے کے بعد یہ فخریہ نعرہ لگا رہا تھا کہ میں ابن عویمر ہوں حضرت رشیدؓ نے اس پر ایک بھرپور وار کیا جس سے اس کے دوٹکڑے ہو گئے اور ساتھ ہی یہ نعرہ مارا کہ اس وار کو روک کہ میں رشید ایک فارسی غلام ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کا مقابلہ دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ آپؐ نے حضرت رشیدؓ کا یہ کلمہ سن کر کہ میں غلام فارسی ہوں ناپسند کیا اور یہ فرمایا کہ تو نے اس کی بجائے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ لے اس کو روک میں ایک غلام انصاری ہوں۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ کے اس ارشاد پر حضرت رشید فارسیؓ کے دل میں سخت ندامت پیدا ہوئی پس اللہ نے ان پر کرم کی نظر فرمائی اور ان کو یہ حسرت پوری کرنے کا موقع دے دیا کہ کاش میں نے ابن عویمر کو مارتے ہوئے حضورؐ کی مرضی کے مطابق نعرہ لگایا ہوتا ابھی حضورؐ کا یہ فقرہ ختم ہوا تھا کہ اچانک ابن عویمر کا بھائی کتوں کی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور حضرت رشیدؓ پر حملہ کرتے ہوئے یہ نعرہ مارا کہ دیکھ میں بھی ابن عویمر ہوں۔ حضرت رشیدؓ نے اس پر شدید حملہ کیا اور اس خود سر کے سر پر بھی تلوار ماری جس سے اس کا سر دوٹکڑے ہو گیا اور مارتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق اس سے کہا۔ لے اس وار کو روک اور دیکھ میں ایک غلام انصاری ہوں۔ یوں لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فلم پیچھے کر کے وہیں سے دوبارہ چلا دی تاکہ غلطی کی اصلاح کا موقع مل جائے اور ایک اور ابن عویمر سامنے لا کھڑا کیا۔ رشیدؓ نے یہ کہہ کر حضور اکرمؐ کی طرف دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرا تبسم فرمایا اور فرمانے لگے اے ابوعبداللہ! شاباش! تو نے اچھا کیا کہ یہ کہا ''میں انصاری غلام ہوں''

(شروع الحرب ترجمہ فتوح العرب ص348)

دوران جہاد ظاہری فتح وشکست کی نسبت حضورؐ کی نظر اخلاقی فتح وشکست پر کہیں زیادہ تھی اور بڑی باریک نظر سے صحابہ کی تربیت فرما رہے تھے گویا جنگ احد کا میدان نہیں اخلاقیات کی درسگاہ کھلی تھی۔ صلہ رحمی کا اس حد تک خیال تھا کہ بیٹے کو باپ اور بھائی کو بھائی کے قتل کی اجازت نہ دی۔

''ابو عامر کفار کی طرف سے لڑ رہا تھا لیکن اس کے بیٹے حضرت حنظلہؓ اسلام لا چکے تھے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باپ کے مقابلہ میں لڑنے کی اجازت مانگی۔ لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گوارا نہ کیا کہ بیٹا باپ پر تلوار اٹھائے''۔

(سیرۃ النبیؐ از شبلی نعمانی جلد نمبر 1 ص353)

عتبہ وہ بدبخت انسان تھا جس نے شدید حملہ کر کے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے کے دو دندان مبارک شہید کئے اور دہن مبارک کو سخت زخمی کر دیا۔ عتبہ کے بھائی حضرت سعدؓ بن ابی وقاص مسلمانوں کی طرف سے لڑ رہے تھے جب ان کو عتبہ کی بدبختی کا علم ہوا تو جوش انتقام سے ان کا سینہ کھولنے لگا اور فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کے قتل پر ایسا حریص ہو رہا تھا کہ شاید کبھی کسی اور چیز کی مجھے ایسی حرص لگی ہو۔ دو مرتبہ دشمن کی صفوں کا سینہ چیر کر اس ظالم کی تلاش میں نکلا کہ اپنے ہاتھ سے اس کے ٹکڑے اڑا کر اپنا سینہ ٹھنڈا کروں۔ مگر وہ مجھے دیکھ کر ہمیشہ اس طرح کترا کر نکل جاتا تھا جس طرح لومڑی کترا جایا کرتی ہے۔ آخر جب میں نے تیسری مرتبہ اس طرح گھس جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براہ شفقت مجھ سے فرمانے لگے کہ اے بندہ خدا! تیرا کیا جان دینے کا ارادہ ہے۔ چنانچہ میں حضورؐ کے روکنے سے اس ارادہ سے باز رہا''۔

(شروع الحرب ترجمہ فتوح العرب ص329)

اس واقعہ میں حضورؐ کا روکنے کا انداز بہت معنی خیز ہے۔ آنحضورؐ کی محبت اس وقت حضرت سعد کے دل میں ایسا جوش مار رہی تھی کہ یہ کہہ کر روکنا کہ بھائی بھائی کو قتل نہ کرے۔ اقتضائے حال کے منافی تھا پس آپ نے بڑے پیار سے صرف اتنا فرمایا ''بندہ خدا! کیوں جان گنواتے ہو''۔

روحانی وجسمانی طبیب

یہ عجیب میدان جنگ تھا کہ سپہ سالار بھی آپ ہی تھے، مونس وغم خوار بھی آپ اور معالج بھی آپ ہی تھے اور امراض روحانی کے ساتھ ساتھ امراض جسمانی کی شفا کا کام بھی جاری تھا۔ دوا تو کوئی پاس تھی نہیں دعا اور روحانی برکت سے غزوہ بدر کی طرح غزوہ احد میں بھی متعدد مریضوں کو شفا بخش رہے تھے۔ کہیں دعا کرتے کہیں زخموں پر لعاب دہن لگاتے کہیں جراحی فرماتے جبکہ ہاتھ میں کوئی اوزار بھی نہ تھا۔

حضرت قتادہؓ بن نعمان کی آنکھ میں مشرکوں کا ایک ایسا تیر آ لگا کہ جس سے آنکھ باہر نکل کر کلے پر لٹک گئی قتادہ خود بیان فرماتے ہیں کہ اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری زوجیت میں ایک عورت ہے کہ وہ بہت جوان اور صاحب حسن وجمال ہے میں خود بھی اس کو بہت چاہتا ہوں۔ اور وہ بھی مجھے بہت چاہتی ہے۔ اس لئے مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ میری آنکھ کبھی اس کو مکروہ اور نازیبا معلوم نہ ہونے لگے۔ چنانچہ آپ نے اس کی آنکھ کے ڈھیلے کو اپنے دست مبارک سے اٹھا کر اس کی آنکھ میں رکھ دیا تو وہ فوراً بینا ہو گئی اور جیسی تھی وہ ویسی کی ویسی ہو گئی۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ وہ آنکھ ہمیشہ دوسروں کی نسبت زیادہ روشن اور صاف رہی''۔ (شروع الحرب ترجمہ فتوح العرب ص325)

یہ واقعہ بھی شدید جنگ کے دوران پیش آیا جب دشمن چارطرف سے حضور کو گھیرے میں لئے ہوئے تھا۔ لیکن صحابہؓ کو بھی ذرا دیکھو کہ کس طرح ہر مصیبت میں حضور کی طرف دوڑتے اور حزن وغم میں حضور سے راز دل کہہ کر غمخواری کی توقع رکھتے۔ کوئی دنیا کا جرنیل ہوتا تو اس کڑے وقت میں ایسی بات کرنے والے کو ذلیل وخوار کر کے دھتکار دیتا۔ لیکن حضور نے دیکھو! کس اطمینان سے اس کی بات سنی اور کس دل سے اس کا غم محسوس فرمایا اور اس نوبیاہتا عورت پر رحم کیا جس کی محبت کو شدید آزمائش درپیش تھی۔ پس یہ رحمۃ للعالمین کی قلبی کیفیت ہی تھی جس پر نظر ڈال کر شافی مطلق نے یہ عجیب معجزہ دکھایا۔

یہ باتیں آنحضورؐ ہی کی ذات سے وابستہ تھیں۔ اب کہاں یہ دن دیکھنے میں آئیں گے۔ جنگ احد کی سرگزشت اب کبھی دہرائی نہ جائے گی۔ ہاں اس کے ذکر کا سوز ہمیشہ دلوں کو درود کیلئے نرم کرتا اور پگھلاتا رہے گا۔ اور جہاد کے ان نئے میدانوں کی طرف دعویداران محبت کو بلاتا رہے گا جو دین کے آخری غلبہ کے لئے روئے زمین پر جا بجا کھل رہے ہیں اور کھلتے رہیں گے۔

حکم وعدل آنحضورؐ کی

عدالت میں ایک فیصلہ

سورۃ الفتح کی آیت 18 کا ترجمہ ہے:۔

نہ تو کسی اندھے پر سختی ہے اور نہ لنگڑے اور بیمار پر سختی ہے (کہ وہ باوجود معذوری کے لڑائی میں شامل ہوں) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ ایسی جنتوں میں داخل ہو گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں۔

آپؐ کی حیثیت محض ایک عام سپہ سالار کی نہ تھی بلکہ جہاد صغیر کے ساتھ ساتھ آپ منصب رسالت کے دیگر فرائض بھی برابر سرانجام دے رہے تھے۔ جہاد سے معذوروں کی رخصت کا مسئلہ جنگ احد کے آغاز میں اس شکل میں پیش آیا کہ ایک لنگڑے صحابی حضرت عمروؓ بن جموح کی اپنے بیٹوں سے تکرار ہو گئی۔ یہ چار بیٹے جن کے متعلق آتا ہے کہ شیروں کی طرح لڑاکا اور دلیر جوان تھے۔ باپ کو جہاد میں شمولیت سے روکے ہوئے تھے کہ تم لنگڑے ہو اور تم پر جہاد فرض نہیں اور کہتے تھے کہ تمہاری جگہ ہم جو جانیں دینے کے لئے حاضر ہیں۔ حضرت عمرؓ بن جموح نے ان کی ایک نہ سنی اور جب دیگر صحابہؓ نے بھی بیٹوں کی طرفداری میں حجت بازی کی تو فرمانے لگے۔ واہ! یہ بھی کوئی بات ہے کہ بیٹے تو جنت میں چلے جاویں اور میں تم ایسوں کے پاس بیٹھا رہ جاؤں۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان کی طبیعت میں نہایت لطیف اور پاکیزہ مزاح پایا جاتا تھا۔ چنانچہ یہ جھگڑا جب آنحضورؐ کی خدمت اقدس میں پہنچا تو اپنے مخصوص انداز میں حضورؐ کا دل اپنی طرف مائل کرنے کے لئے عرض کیا حضور میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ اپنی اس لنگڑی ٹانگ سے جنت کی سرزمین میں کھیلتا کودتا پھروں۔ یہ سن کر حضور کا دل پسیج گیا۔ بچوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ تمہیں باپ پر اس بارہ میں زبردستی کا کوئی حق نہیں اور

باقی صفحہ 5 پر

محترم احمد مستنصر قمر صاحب

انگریزی سے ترجمہ

انگریزی۔ علوم جدیدہ کی زبان

دنیا کے تقریباً 40 کروڑ افراد کی مادری زبان انگریزی ہے۔ تقریباً اتنی ہی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو اسے تقریباً مادری زبان کی طرح ہی بولتے اور سمجھتے ہیں۔ فی زمانہ دنیا کی سب سے اہم علمی زبان انگریزی ہی ہے۔ مواصلات اور ذرائع ابلاغ کی ترویج میں انگریزی کا کردار مسلم ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا کی 75 % ڈاک انگریزی میں لکھی جاتی ہے۔ دنیا بھر میں نصف سے زیادہ میگزین اور رسالے اسی زبان میں چھپتے ہیں۔ نیز کاروبار اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا میڈیم انگریزی ہی ہے۔ اس زبان کے ایک سے زائد تلفظ اور لہجے رائج ہیں اور تسلیم کئے جاتے ہیں۔ جیسے امریکن، آسٹریلین، انڈین اور جمیکن (Jamaican)، تاہم انگلستان میں جنوبی لنڈن میں بولی جانے والی انگریزی زبان کو سٹینڈرڈ، کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ آئرلینڈ اور سکاٹ لینڈ کے مقامی لہجوں اور تلفظ کے فرق کو بھی معیاری انگریزی زبان کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ تاہم ڈکشنری میں یہ فرق واضح طور پر 'سٹینڈرڈ' اور 'ریجنل' کے الفاظ کے تحت لکھے جاتے ہیں۔

تاریخ میں تھوڑی بہت دلچسپی رکھنے والے افراد کے لئے یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ کئی صدیوں کے عرصے میں انگریزی زبان نہایت اہم تبدیلیوں سے گزری ہے۔ آج سے دو ہزار سال قبل برطانیہ کے مختلف جزائر میں ''کیلٹک' (Celtic) زبانیں بولنے والے باشندے آباد تھے۔ یہ لوگ بنیادی طور پر برطانیہ میں ''ویلز'' کے علاقے اور فرانس میں "Brittany" کے علاقے سے تھے۔ جو زبان وہ بولتے تھے اس زبان کے کچھ الفاظ اور آثار آج بھی سکاٹ لینڈ، آئرلینڈ اور فرانس میں ملتے ہیں۔ گویہ اپنی اصل شکل کے لحاظ سے اب معدوم ہو چکی ہے۔ سن 410 تا 43 زمانہ قبل مسیح میں ان لوگوں کو رومی حکومت کے ہاتھوں مسلسل شکست کا سامنا رہا۔ اور یوں موجودہ انگلستان کا اکثر حصہ رومن حکومت کے ہاتھ آ گیا۔ اور سرکاری زبان جیسا کہ روم میں تھی لاطینی قرار پائی۔ جس کے اثرات آج تک جدید علوم کی اصطلاحات میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

جہاں تک زمانہ بعد از مسیح کا تعلق ہے تو چوتھی صدی عیسوی سے لے کر ساتویں صدی عیسوی تک انگلستان کے مختلف علاقوں میں "Anglo Saxons" آباد ہونا شروع ہوئے۔ '' اینگلو سیکسنز کی اصطلاح ان لوگوں کیلئے استعمال کی جاتی ہے۔ جو ایک سے زائد ملکوں سے آ کر انگلستان میں آباد ہوئے۔ ان میں موجودہ جرمنی کا شمالی علاقہ، ہالینڈ اور ڈنمارک شامل ہیں۔ یہ لوگ انگلستان کے اکثر حصوں پر قابض ہونے کے ساتھ ساتھ سکاٹ لینڈ پر بھی قبضہ جمانے میں کامیاب ہوئے۔ یہ اپنے ساتھ ایک ایسی زبان لے کر آئے جو جرمن، ڈچ اور سکینڈے نیوین (ڈنمارک، ناروے، سویڈن) ممالک میں بولی جانے والی زبانوں کے اشتراک سے وجود میں آئی تھی۔

یہی وہ زبان ہے جس سے جدید انگریزی زبان نے جنم لیا۔ انگریزی زبان کی ترویج اور ترقی میں سکینڈے نیوین قوموں نے نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان میں ناروے اور ڈنمارک سے آنے والے "Vikings" خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ قدیم نارویجن زبان جو کہ ''ڈینش'' زبان کا ماخذ بھی تصور کی جاتی ہے، بولتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈینش اور نارویجین زبانوں نے انگریزی زبان کی لغت کو بھی نئی زندگی بخشی ہے۔

دسویں صدی عیسوی کے نصف تک انگلستان ایک بادشاہت کے ماتحت آ گیا۔ اس دور کا ایک اہم واقعہ نارمن قوم، جو کہ فرنچ زبان بولتے تھے، کا انگلستان پر حملہ تھا۔ فتح کے بعد انہوں نے انگلستان کی سرکاری زبان، فرانسیسی، قرار دی۔ اگلے تین سو سال انگریزی کی تاریخ میں نہایت دلچسپ تبدیلیوں کا باعث بنے۔ جہاں درباری زبان تو فرنچ تھی لیکن عام آدمی بدستور انگریزی بولنے پر مصر تھا۔ جب کہ چرچ کی زبان ان دونوں سے الگ یعنی لاطینی تھی۔ جو انگریزی ہم آج بولتے ہیں وہ دراصل انہی تین زبانوں کے باہمی ملاپ اور اشتراک سے معرض وجود میں آئی ہے۔ تاہم یہ بات نظر انداز نہیں کی جاسکتی کہ انگریزی نے ان تین زبانوں کے علاوہ بھی دنیا کی مختلف زبانوں سے کسب فیض کیا ہے۔ اور مختلف زبانوں کے الفاظ اپنا کر انہیں دنیا میں خوب پھیلایا ہے۔ عربی سے ایڈمرل (Admiral) اور الجبرا (Algebra) کے الفاظ ایک مثال کے طور پر پیش کئے جاسکتے ہیں۔ گو عربی سے کسب فیض کا سلسلہ کافی پھیلا ہوا ہے۔ سپینش زبان سے "Mosquito"، "Cigar" اور "Canyon" کے الفاظ۔ اٹالین سے "Piano"، "Violin" اور "Spaghetti" وغیرہ۔ ڈچ سے "Boss", "Yacht"۔ ہندی سے "Bungalow", "Pyjamas"۔ ٹرکش سے "Yoghurt"۔ جاپانی زبان سے "Karate" ہنگیرین سے "Coach"۔ روسی سے "Vodka" چینی زبان سے "Tea" فارسی سے "Lilac"۔

آسٹریلیا کے قدیم باشندوں سے "Kangaroo" اور "Boomerang" (ایک شکار کرنے کا ہتھیار جو قدیم آسٹریلوی باشندے استعمال کرتے تھے) فرانسیسی سے "Cafe" اور ماڈرن جرمن زبان سے ماخوذ "Kindergarten" کے الفاظ چند مزید مثالیں ہیں۔

آج انگریزی دنیا کی مقبول ترین زبان ہے۔ وہ قومیں جو کسی زمانہ میں انگریزی اور انگریز سے نفرت کرتی تھیں۔ اب اپنے سکولوں اور کالجوں میں انگریزی کی اعلیٰ تعلیم دیتی ہیں۔ یہ زبان عصر حاضر کی مقبول ترین زبان ہونے کے ساتھ ساتھ جدید علوم کی اشاعت کا سب سے بڑا ذریعہ بھی بن چکی ہے۔

عبدالماجد صاحب

محترمہ شاہدہ ماجد صاحبہ کا ذکر خیر

میری اہلیہ محترمہ شاہدہ ماجد صاحبہ کی پیدائش 10 / جون 1939ء کو دہلی میں ہوئی۔ آپ محترم چوہدری سردار احمد صاحب مرحوم اور محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔ آپ نے فاطمہ جناح ہوم اکنامکس کالج کراچی سے ہوم اکنامکس میں ڈگری حاصل کی اور کچھ عرصہ وہیں تدریس کا کام کیا۔

محترمہ شاہدہ ماجد صاحبہ کا انتقال 28 / جون 2001ء کو وی آنا آسٹریا میں ہوا۔ پتہ کے آپریشن کے بعد آپ کو خرابی جگر کا عارضہ ہو گیا تھا جو بعد ازاں جان لیوا ثابت ہوا۔

آپ ایک سعید فطرت۔ مذہب اور وطن سے پیار کرنے والی اور نوع انسان خاص کر بچوں سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرنے والی خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی اور دو بیٹوں سے نوازا۔ آپ نے اپنے بچوں کی پرورش و تربیت نہایت محنت سے کی تھی اور انہیں اچھے انسان بنانے کی تڑپ ہر وقت ان کے دل میں ہوتی اور اس امر کے کامیاب حصول کے لئے کوشاں رہتی تھیں۔

آپ لجنہ اماء اللہ آسٹریا کی صدر تھیں۔ یو۔ این ویمن گلڈ آسٹریا کی بھی ممبر تھیں۔ خدمت خلق کے کاموں میں ویمن گلڈ کا ہاتھ بٹاتی تھیں۔ اس سلسلہ میں پکے ہوئے کھانوں۔ دستکاری کی اشیاء کے سٹال لگواتیں' محنت سے کام کرتیں۔ ایسے سٹالوں سے کافی رقوم جمع ہونے پر یو۔ این ویمن گلڈ کی معرفت معذور بچوں کے اداروں۔ سکولوں اور مختلف غریب ممالک میں پینے کے پانی کے نلکوں کے لگوانے کے کاموں میں رقوم بھجوا کر تسکین قلب پاتی تھیں۔ آپ یو۔ این ویمن گلڈ کی معرفت پاکستان میں کئی چیریٹی اداروں کو بھی رقوم بھجوانے میں کامیاب رہیں۔

آپ فطرتاً سخی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے لوگوں کی امداد کرنا آپ کو خاص تسکین دیتا تھا۔ کفالت یتامیٰ کے پروگرام کے تحت مالی امداد دینے میں حصہ لیتی رہیں۔ صدقات کی ادائیگی میں تاخیر کبھی نہیں ہونے دیتی تھیں۔

وی آنا میں آپ نے خواتین میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجلاس منعقد کرنے کا رواج ڈالا۔ ایسے عام اجلاسوں میں پاکستانی' ہندوستانی' بنگلہ دیشی' خواتین اور بچیاں انتہائی خوشی کے ماحول میں کثرت سے شامل ہوتی تھیں۔ آپ کوشش کرتی تھیں کہ غیر از جماعت خواتین اور بچیاں ایسے اجلاسوں کے پروگرام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اور سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں اور سب شرکاء مستفیض ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کام کو احسن طور پر آرگنائز کرنے کی صلاحیت بخشی تھی۔

خوش اخلاقی۔ ہمدردی۔ مہمان نوازی آپ کا وصف تھا۔ آپ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والوں میں ایک اچھا نمونہ تھیں۔ انہوں نے اپنی زندگی رب رحیم کی شکر گزاری میں بسر کی اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ خوش رہے۔ آمین۔

احباب سے درخواست ہے کہ محترمہ شاہدہ ماجد مرحومہ کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور ان کی تمام اولاد در اولاد کو نیکی کے رستوں پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ صفحہ 4

عمرو بن جموح سے فرمایا کہ جہاد تم پر فرض نہیں لیکن میں منع بھی نہیں کرتا۔

پس ضمناً اس موقع پر آنحضورؐ نے لا اکراہ فی الدین کی بھی ایک لطیف تفسیر فرما دی کہ جو بات منع نہ ہو جبراً اس سے روکا نہیں جائے گا یعنی نہ تو جبراً نیکی کروانے کی اجازت ہے اور نہ جبراً نیکی سے روکنے کی لیکن اجتماعی امور میں امام وقت کی اجازت بہر حال ضروری ہے کیونکہ جنت کی راہ میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا دروازہ نصب ہے۔

جینز تھراپی

پیرس کے ایک ہسپتال کے دو ڈاکٹروں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے بیماریوں کا مقابلہ کرنے کا مدافعاتی نظام بحال کرنے کا طریقہ تلاش کر لیا ہے۔ ان ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ جینز تھراپی کے اس طریقے سے خاص طور پر چھوٹے بچوں کی شرح اموات کی کمی ہو سکے گی۔ جو جسم کے کمزور مدافعاتی نظام کی وجہ سے بیماریوں کے انتہائی کمزور جراثیم کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے اس قسم کے مریضوں کے علاج کے لئے اس وقت ہڈیوں کے گودے کو تبدیل کرنے کا طریقہ رائج ہے لیکن بعض صورتوں میں یہ طریقہ کامیاب ثابت نہیں ہوتا اس لئے جین تھراپی کا طریقہ ایک متبادل علاج ثابت ہو سکتا ہے

تبصرہ کتب

زور دعا دیکھو تو

نام کتاب	:	زور دعا دیکھو تو
مرتب	:	صادقہ فضل صاحبہ
شائع کردہ	:	لجنہ اماء اللہ لاہور
تعداد صفحات	:	175

ارشاد باری تعالیٰ ہے جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں سوال کریں تو میں ان کے قریب ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔

انسانی تخلیق کا مقصد عبادت الٰہی ہے اور دعا عبادت کا مغز ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی نگاہ میں کوئی چیز دعا سے زیادہ معزز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پکار کو سنتا اور جواب دیتا ہے۔ اور قبولیت دعا کے ذریعہ سے وہ اپنی ہستی کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ دعا کے ہتھیار سے مومن فتوحات حاصل کرتے ہیں اور ناممکنات کو ممکنات میں تبدیل کر دینے والی چیز دعا ہے۔ آج سے چودہ سو برس قبل عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

زیر تبصرہ کتاب ''زور دعا دیکھو تو'' لجنہ اماء اللہ لاہور نے شائع کی ہے اور اس کتاب کے اندر قبولیت دعا کے واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور ان کی قبولیت کا بیان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی کیفیت یہ تھی کہ آپؐ راتوں کو اٹھ کر خشوع والحاح کے ساتھ اپنے رب کے حضور مناجات کرتے اور اتنا قیام کرتے کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے اور سینے سے آہ وبکا کی آوازیوں آتی جس طرح کہ ہنڈیا ابل رہی ہو۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ آپؐ کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں پھر بھی آپؐ اس قدر دعاؤں میں مشغول رہتے ہیں۔ جواب میں فرمایا کہ کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ آپؐ نے نہ صرف خود دعائیں کیں بلکہ عرب کے بادیہ نشینوں کو اولیاء اللہ بنا دیا۔ آپؐ نے دعائیں کیں تو عرب میں انقلاب برپا پیدا ہو گیا، دعا کی تو بارش ہوگئی، بارش زیادہ ہوئی تو رکنے کی دعا کی اور وہ قبول ہوگئی۔ غرض لحہ لحہ آپؐ کی زندگی قبولیت دعا کا اعجاز تھی۔

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کا اعجاز بخشا۔ دین حق کے لئے، اپنے رفقاء کیلئے، اپنے اہل وعیال کے لئے مقبول دعائیں کیں۔ آپ کی قبولیت دعا کے متعدد واقعات اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔

قدرت ثانیہ کے چاروں مظاہر کو بھی اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کے اعجاز سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو سنتا اور انہیں شرف قبولیت بخشتا ہے مختلف اوقات میں جب جماعت پر حوادث کی آندھیاں چلیں ان ایام میں اپنے پیاروں کی پکار کو سنتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا اور پھر اپنے پیروکاروں کے ازدیاد ایمان کے لئے مختلف قبولیت دعا کے لاتعداد واقعات ظاہر ہوتے رہے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ چاروں خلفاء احمدیت کے قبولیت دعا کے واقعات کو الگ الگ اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے اکابر رفقاء اور بزرگان سلسلہ کے قبولیت دعا کے واقعات اور پھر مختلف احباب جماعت کے قبولیت دعا کے واقعات کو اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ واقعات پڑھ کر جہاں ایمان تازہ ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی زندہ ہستی کے ثبوت مہیا ہوتے ہیں وہاں یہ واقعات آئندہ نسلوں کے لئے اثاثہ بھی ہیں کہ جس طرح ان کے اسلاف سے خدا تعالیٰ نے استجابت دعا کا سلوک کیا ہے اگر وہ بھی دعائیں کرنے کو اپنا شیوہ بنا لیں اور خدا کی راہوں پر چلیں تو وہ خدا جو پہلوں سے بولتا تھا اور ان کی دعائیں سنتا تھا وہ اب بھی بولے گا اور جواب دے گا۔

ان ایمان افروز او رروح پرور واقعات کو یکجائی صورت میں درج کر کے کتاب تیار کرنے پر مصنفہ اور لجنہ اماء اللہ لاہور تحسین کی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کے مفید نتائج نکالے۔

(ایم۔ایم طاہر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34141 میں مہوش بنت وسیم احمد قوم ککے زئی پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-1-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مہوش 119 راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر 19423 گواہ شد نمبر 2 ملک وسیم احمد خلیل وصیت نمبر 17834

مسل نمبر 34142 میں فہمیدہ انور زوجہ چوہدری محمد انور واہلہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت 1972ء ساکن 52/c فیصل ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-3-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/6000 روپے۔ اور زیورات طلائی 18 تولہ مالیتی -/108000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/114000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فہمیدہ انور 52/C فیصل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد انور واہلہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالسمیع خان سیکرٹری مال فیصل ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 34145 میں Amzad Hossain Akand ولد مکرم Abdul Hamid Akand مرحوم پیشہ Deed WRiter عمر 58 سال بیعت 13-1-1987 ساکن Pakhinara بنگلہ دیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 545 مالیتی -/TK5000۔ 2۔ مکان نمبر 1246 مالیتی -/TK10000۔ کل جائیداد مالیتی -/TK15000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Tk2000 ماہوار .... مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Amzad Hossain Akand بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 S.M. Abdul Gail وصیت نمبر 31314 گواہ شد نمبر 2 Mohammad محمد مطیع الرحمٰن وصیت نمبر 19926

مسل نمبر 34146 میں عطیہ علیم بنت احمد علی قوم جاٹ پیشہ ٹیچر عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 20/63 دارالعلوم شرقی حلقہ برکت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-11-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/450 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیہ علیم 20/63 دارالعلوم شرقی حلقہ برکت ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 احمد علی والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 حامد علی برادر موصیہ

مسل نمبر 34147 میں Syamsul Ahmadi ولد مکرم Mr. Omang Surahman (Late) پیشہ پنشنر عمر 59 سال بیعت 1958ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-8-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

ایک عدد موٹر سائیکل ویسپا مالیتی -/3000000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/864600 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد Syamsul Ahmadi جاکرتا انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد احمد انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 H.R. Moh Bakrie وصیت نمبر 24461

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

سانحہ ارتحال

نہایت دکھ اور افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم معروف شاعر محترم چوہدری عبدالسلام اختر صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ بیگم شوکت اختر صاحبہ مورخہ 18-19 مئی 2002ء کی درمیانی شب عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں وفات پا گئیں- مورخہ 14 مئی 2002ء ربوہ میں ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئی تھیں- فضل عمر ہسپتال میں ابتدائی طبی امداد کے بعد انہیں عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد لے جایا گیا تھا- جہاں چند دن زیر علاج رہیں لیکن جاں بر نہ ہو سکیں- 19 مئی کو ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا- جہاں بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی- مرحومہ موصیہ تھیں امانتاً قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی- قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے ہی دعا کروائی- مرحومہ کی عمر 67 سال تھی- آپ لجنہ کی فعال رکن اور مہمان نواز خاتون تھیں- اس وقت سیکرٹری ضیافت لجنہ دارالصدر شرقی نمبر 1 کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی تھیں- آپ نے اپنی یادگار تین بیٹے مکرم نوید احمد صاحب کینیڈا، مکرم آفتاب احمد فیصل آباد اور امتیاز احمد صاحب فیصل آباد اور ایک بیٹی مکرمہ نائلہ طارق صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری طارق محمود صاحب ایکسین واپڈا (فیسکو) فیصل آباد چھوڑی ہیں- احباب سے درخواست دعا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے-

درخواست دعا

مکرم قریشی محمد افضل صاحب سابق مربی سلسلہ مغربی افریقہ و ماریشس اور مکرم قریشی محمد اکمل صاحب آف گولبازار ربوہ' صاحب فراش چلے آرہے ہیں- ہر دو بزرگان کی صحت و سلامتی کیلئے درخواست دعا ہے-

مکرم وسیم احمد سروعہ صاحب مربی سلسلہ بوسنیا کے والد مکرم چوہدری رشید احمد سروعہ صاحب سانس اور دل کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے- آمین

نکاح

مکرم اکرم محمود صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں میرے ماموں زاد بھائی مکرم منیر احمد سلطان صاحب ابن مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب انور نیشنل امیر سویڈن کے نکاح کا اعلان میری خالہ زاد ہمشیرہ کی بیٹی مکرمہ لبنیٰ احمد صاحبہ بنت مکرم شریف احمد ورک صاحب ریٹائرڈ اے وی پی حبیب بینک کے ساتھ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مورخہ 26 اپریل 2002ء کو حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے بیت الاحمدیہ سول لائنز سرگودھا میں فرمایا- مکرم منیر احمد سلطان صاحب' حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب ہلالپوری کے پوتے اور مکرمہ لبنیٰ احمد صاحبہ محترم قریشی محمود الحسن صاحب آف سرگودھا کی نواسی ہیں- احباب جماعت کی خدمت میں رشتہ کے باعث برکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے-

درخواست دعا

مکرم عبدالقدوس خان صاحب ایڈیشنل ناظم اطفال مقامی ربوہ لکھتے ہیں کہ مکرم حافظ سلیمان احمد بٹ صاحب ابن مکرم محمود احمد بٹ صاحب ناصر آباد شرقی حال روس گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت وتندرستی والی لمبی زندگی اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

مکرم سید اکبر علی شاہ صاحب محلہ دارالفتوح ربوہ بعارضہ قلب بیمار ہیں- احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے- کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے-

مکرم حافظ عبداللطیف صاحب رانجھا آف بورے والا ضلع وہاڑی لکھتے ہیں کہ خاکسار کے برادر نسبتی کی بیٹی مکرمہ ثوبیہ ارم صاحبہ (جس کے والدین وفات پا چکے ہیں) اس وقت سیکنڈ ایئر میں پڑھ رہی ہے- بچی کے سر میں رسولی ہے ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے- جو لاہور میں ہونا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے- (آمین)

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

پاک بھارت سفیروں کی محکمہ خارجی میں طلبی

امریکہ نے پاکستان اور بھارت کے مابین کشیدگی دور کرانے کیلئے کوششیں تیز کر دی ہیں- دونوں ملکوں کی ممکنہ جنگ کو ٹالنے کی خاطر امریکی وزیر خارجہ کولن پاؤل اور محکمہ خارجہ کے سینئر حکام پاک بھارت قیادت کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں- ایک مصدقہ اطلاع کے مطابق امریکہ میں پاکستان اور بھارت کے سفیروں کو محکمہ خارجہ میں طلب کیا گیا اور انہیں جنوبی ایشیاء میں سلامتی کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر امریکی تشویش سے آگاہ کیا گیا- پاک بھارت سفیروں کی یہ ملاقاتیں علیحدہ علیحدہ ہوئیں جن کے دوران ان پر زور دیا گیا کہ دونوں ملک ضبط وتحمل کا مظاہرہ کریں- اور کشیدگی میں کمی لائیں

بھارت کا اعلیٰ سطحی وفد امریکہ پہنچ گیا

بھارت کا اعلیٰ سطحی وفد سیکرٹری دفاع یوگندر نارائن کی قیادت میں امریکہ پہنچ گیا ہے- پاک بھارت کشیدگی کے عروج پر یہ دورہ بہت اہم ہے-

پاکستان کو دہشت گرد قرار دیا جائے- بھارت

نیویارک ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے بھارتی وزیر خارجہ ایل کے ایڈوانی نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پاکستان کو سرحد پار مبینہ دہشت گردی بند کرانے کیلئے دباؤ ڈالے- انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان ایسا نہیں کرتا تو اسے دہشت گرد ملک قرار دیا جائے- ایک سوال کے جواب میں ایل کے ایڈوانی نے کہا کہ ہماری دھمکیوں کو سنجیدگی سے لیں-

بھارتی کیمپ اڑا دیا گیا

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے ایک بھارتی کیمپ حملہ کر کے اڑا دیا جس کے نتیجہ میں 6 بھارتی فوجی ہلاک اور سات زخمی ہو گئے- کشمیری نوجوانوں کے اغواء اور سر قلم کرنے کے واقعات جاری ہیں- جھڑپوں اور دھماکوں میں سات کشمیری جاں بحق ہو گئے-

سپین میں عالمگیریت کے خلاف ریلی

سپین کے دارالحکومت میڈرڈ میں لاطینی امریکہ کے ملکوں اور یورپی یونین کی سربراہی کانفرنس کے بعد کئی ہزار افراد نے عالمگیریت کے خلاف زبردست ریلی نکالی- شرکاء نے امریکہ کے خلاف پلے کارڈز اور فلسطین اور کیوبا کے پرچم اٹھا رکھے تھے-

مشرقی تیمور آزاد مملکت بن گیا

مشرقی تیمور 19 مئی سے ایک نئی آزاد مملکت بن گیا- اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے دارالحکومت ڈلی میں منعقدہ ایک خصوصی تقریب میں اقتدار منتخب صدر گسماؤ کے سپرد کیا- تقریب میں متعدد ملکوں کے نمائندہ وفود نے شرکت کی- جن میں انڈونیشیا کی صدر میگاوتی سوئیکارنو پتری کی قیادت میں ایک وفد بھی شریک تھا- مشرقی تیمور گزشتہ چار سو سال پرتگال کی نو آبادی رہا- 1975ء میں یہاں سے پرتگالیوں کے اقتدار کے خاتمہ کے بعد انڈونیشیا نے اپنی فوجیں مشرقی تیمور میں داخل کر دیں- عوام نے جدوجہد آزادی جاری رکھی- 24 سال تک انڈونیشیا کا صوبہ بنا رہا-

فوجی کارروائی سے گریز کریں- روس

روس نے پاک بھارت کشیدگی پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور دونوں ملکوں پر زور دیا ہے کہ صبر وتحمل سے کام لیں- اور فوجی کارروائی سے گریز کریں-

دہشت گردوں کے ہاتھوں ہلاکتیں

امریکی محکمہ خارجہ نے اپنی سالانہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ 2001ء میں چار ہزار افراد دہشت گردی کا شکار ہوئے-

بھارت کو برطانیہ کی وارننگ

برطانیہ نے اپنے سفارتی نمائندوں کے ذریعے بھارت کو پاکستان کے خلاف اسرائیلی طرز کے حملوں کے بارے میں وارننگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت اس اقدام سے باز رہے-

واجپائی اور سونیا گاندھی ملاقات

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں سے نمٹنے اور ان کے خلاف حکمت عملی وضع کرنے کیلئے حزب اختلاف کی سب سے بڑی جماعت کانگرس کی صدر سونیا گاندھی سے ملاقات کی-

بقیہ صفحہ 2

سے Mr. Bernard Forlkes Borough Councillor نے انتظامیہ کا تقریب کے انعقاد پر شکریہ ادا کیا- آخر میں محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی-

دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جسے شعبہ ضیافت یو کے نے بڑی محنت سے تیار کیا تھا- اسلام آباد کے خدام نے بہت عمدگی سے مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا- کھانے کے بعد مقامی چرچ کی طرف سے موقع کی مناسبت سے خاص طور پر تیار کیا جانے والا ایک کیک پیش کیا گیا- محترم بشپ اور محترم امیر صاحب نے مشترکہ طور پر یہ کیک کاٹا- پروگرام کے اختتام پر' گھروں کو روانہ ہونے سے قبل بعض مہمانوں نے مرکزی نمائش بھی دیکھی اور اسے پسند کیا- اس پروگرام کے حوالہ سے متعدد مہمانوں نے ذاتی طور پر اور مختلف اداروں کی طرف سے جماعت احمدیہ یو- کے اور میزبانوں کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے ایک ایسا یادگار پروگرام قرار دیا ہے- جس کے انعقاد سے مقامی طور پر بہت دور رس نتائج پیدا ہوں گے اور آئندہ اس معاشرہ کی تعمیر کے مراحل میں ایسے دوستانہ اور گرمجوشی کے ماحول میں منعقد ہونے والے پروگرام اہم کردار ادا کریں گے-

(ماہنامہ اخبار احمدیہ برطانیہ مارچ 2002ء)

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب			
منگل	21 مئی	زوال آفتاب :	1-05
منگل	21 مئی	غروب آفتاب :	8-04
بدھ	22 مئی	طلوع فجر :	4-30
بدھ	22 مئی	طلوع آفتاب :	6-06

بھارتی حملے، 13 جاں بحق اور 70 زخمی

کنٹرول لائن اور ورکنگ باؤنڈری کے دیہات پر بھارتی فوج کی بلااشتعال گولہ باری اور فائرنگ سے مزید 13 افراد جاں بحق جبکہ 70 کے قریب زخمی ہو گئے- پاک فوج اور رینجرز کی جوابی کارروائی سے بھارتی فوجی مورچوں کو بھاری نقصان پہنچا جبکہ کئی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے بھارتی فوج کا ٹارگٹ پاکستانی سرحدی دیہات کی سول آبادی تھی- حکام کا کہنا ہے کہ پاکستان کی افواج مسلسل بھارتی جارحیت اور بلااشتعال فائرنگ کا بھرپور جواب دے رہی ہیں جس کی وجہ سے ان کے بہت سے مورچے تباہ ہوگئے ہیں-

خندقوں کی کھدائی اور پرانی بندوقوں کی صفائی

پاک بھارت سرحدوں پر کشیدگی کی وجہ سے عمر کوٹ اور تھر کے علاقوں کے عوام نے خندقیں کھودنا شروع کردی ہیں- لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو تھر اور عمر کوٹ کے عوام پاک افواج کے شانہ بشانہ ہوں گے- نوجوانوں نے کہا ہے کہ تھر اور عمر کوٹ کے عوام جوش اور جذبہ کے ساتھ وطن کا بھرپور دفاع کریں گے- سرحدی علاقوں کے گاؤں کو عوام نے اپنے پرانے ہتھیار بندوقیں، تلواریں، ڈھالیں اور تیر کمانیں نکال کر صفائی شروع کردی ہے- ان علاقوں کے علاوہ دیگر پاکستانی سرحدی علاقوں کے عوام میں بھی پاکستانی فوج کے شانہ بشانہ لڑنے اور بھارتی حملوں کا منہ توڑ جواب دینے کے سلسلے میں گرمجوشی پائی جاتی ہے-

فوری طور پر سیاسی جماعتوں پر مشتمل حکومت بنائی جائے

لاہور پریس کلب میں ہونے والی اے پی سی میں اس بات پر اتفاق رائے کا اظہار کیا گیا کہ موجودہ صورتحال میں سرحدی کشیدگی کو دیکھتے ہوئے جنرل مشرف اپنا آئینی کردار ادا کرتے ہوئے سرحدوں کی حفاظت کریں اور ملکی امور چلانے کیلئے فوری طور پر سیاسی جماعتوں پر مشتمل قومی حکومت بنائی جائے تا کہ وہ متحد ہو کر بھارتی جارحیت کا مقابلہ کرسکے-

انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کی کارکردگی بہتر بنانے کے اقدامات

انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں کی کارکردگی مزید بہتر بنانے کیلئے پنجاب حکومت نے ان عدالتوں میں زیر سماعت کیسوں کے چالان 15 دن کے اندر پیش نہ کرنے، مقدمات کی تفتیش میں تاخیر کرنے یا دیگر کوتاہی برتنے پر ذمہ دار پولیس آفیسر کو ایک سال تک سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے- اس بات کا انکشاف صوبائی وزیر قانون نے ایک مقامی اخبار سے گفتگو کرتے ہوئے کیا- صوبائی وزیر نے کہا

حکومت دہشت گردی کی روک تھام اور امن وامان کے قیام کیلئے خصوصی اقدامات کر رہی ہے- اس سلسلے میں انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں میں زیر سماعتیں مقدمات کو بھی فوری طور پر نبٹانے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے گئے ہیں-

شکر گڑھ کے 174 دیہات خالی

شکر گڑھ کے سرحدی علاقوں پر بھارتی گولہ باری میں شدت کی وجہ سے تحصیل شکر گڑھ کے 174 دیہات مکمل خالی ہو گئے- لوگ رات کی تاریکی میں قافلوں کی شکل میں اپنے گھروں سے پیدل میلوں کا سفر طے کر کے شکر گڑھ شہر میں سکولوں اور کالج کی بلڈنگوں میں پناہ لے رہے ہیں- مرید کے نارووال روڈ پر جو خاندان سرحدی علاقوں سے آتے ہوئے دیکھے جارہے ہیں ان میں سے اکثریت شکر گڑھ نارووال اور ظفروال وغیرہ کے دیہات کی ہے- سرحدوں پر مسلسل کشیدگی کی وجہ سے حکومت نے شہری دفاع کی تنظیموں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ہر قسم کی صورتحال کیلئے الرٹ رہیں-

پنجاب میں آسان شرائط پر قرضوں کی فراہمی

گورنر پنجاب نے صوبے کے دیہی علاقوں میں ہنرمند افرادی قوت کو حصول روزگار کے زیادہ مواقع فراہم کرنے کیلئے چھوٹے صنعتی یونٹوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کے سلسلے میں آسان شرائط پر قرضوں کے اجراء کی سکیم شروع کرنے کا حکم دیا ہے-

جیکب آباد ائربیس تباہ کرنے کی کوشش

امریکی فوج کے زیر استعمال جیکب آباد ائربیس کو راکٹوں کے ذریعے تباہ کرنے کی کوشش ناکام ہوگئی ہے اور سیکیورٹی فورسز نے ائربیس کے قریب کھیتوں سے 6 راکٹ برآمد کر لئے ہیں بتایا جاتا ہے کہ ایک راکٹ فائر کیا گیا تھا مگر یہ ائربیس کے اوپر سے گزر گیا- اور کھیت میں گر گیا- ایک سیکیورٹی افسر کے مطابق دیگر پانچ راکٹ ائربیس سے 5 کلومیٹر دور پائے گئے-

پاکستان دو اطراف سے میدان جنگ بن سکتا ہے

وائس آف جرمنی نے پاک بھارت کشیدگی اور پاکستان کی داخلی صورتحال کے بارے میں جرمن اخبارات کی رپورٹوں کے حوالے سے بتایا ہے کہ انتہا پسندوں کی کارروائیاں بھارت اور پاکستان کے درمیان ایک نئی جنگ کا باعث بن سکتی ہیں بھارت اور پاکستان یا پھر سارے جنوبی ایشیا میں ایک دھماکہ خیز صورتحال کے آثار پیدا ہو رہے ہیں- افغانستان میں طالبان اور القاعدہ پر سپر پاور امریکہ اور اس کا سب سے بڑا حلیف پاکستان ابھی تک قابو نہیں پا سکے بلکہ دونوں کی مشترکہ کارروائیوں کے افغانستان اور پاکستان کے اندرونی حالات پر نہایت ہی منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں- پاکستان میں حالات کسی بھی وقت بگڑ سکتے ہیں- اخبارات میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پاکستان بعض وجوہات کی بنا پر اندرونی اور بیرونی دونوں اطراف سے میدان جنگ بن سکتا ہے

بھارت کی طرف سے کسی بھی جارحیت کا پوری قوت سے جواب دیں گے

وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ بھارت کی طرف سے کسی بھی جارحیت کا پوری قوت سے جواب دیا جائے گا- لیکن جنگ مسائل کا حل نہیں- بھارت کو چاہئے کہ وہ امن کی طرف قدم بڑھا کر پاکستان کے ساتھ مذاکرات کا آغاز کرے- بی بی سی کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ پاکستان ہمیشہ سے اس بات کا خواہشمند رہا ہے کہ بھارت کے ساتھ تمام متنازعہ مسائل کا حل بات چیت کے ذریعے تلاش کیا جائے-

پاکستان کا دفاعی بجٹ 150 ارب تک بڑھانے کا فیصلہ

پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی میں اضافہ کی وجہ سے حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ مالی سال 03-2002ء کے دفاعی بجٹ میں اضافہ کردیا جائے گا

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں-
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837
رہائش 214321

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا سامان بجلی، کنسٹرکشن میٹریل سپیشلسٹ ڈسٹری بیوشن بکس- والٹن روڈ ڈیفنس چوک لاہور
فون دوکان 6661182 گھر 6667882

SHARIF
JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

اکسیر پائیوریا
مسوڑوں سے خون اور پیپ کا آنا- دانتوں کا ہلنا دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا- منہ سے بدبو آنا کے لئے بہت مفید ہے-
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

ضرورت ہے
ہمیں لاہور کے نزدیک واقع اپنے ادارے کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے-
1- میکینیکل انجینئر بی ایس سی بطور اپرنٹس
2- ٹیکسٹائل انجینئر بی ایس سی (ویونگ) بطور اپرنٹس
3- سیکورٹی افسر ریٹائرڈ جے سی او
4- سٹور ہیلپر میٹرک
خواہش مند حضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر 30 مئی 2002ء سے قبل بھجوائیں-
ریذیڈنٹ ڈائریکٹر شاہ تاج ٹیکسٹائل لمیٹڈ
83- شاہراہ قائداعظم لاہور- فون 042-6360596

پروفیسر سعید اللہ خان ایم-اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر، دمہ، کینسر، بلڈ پریشر، تپ دق، السر، ایگزیمہ، نرینہ اولاد، لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کے لئے رابطہ فرمائیں
1/38 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3- فون 213207

طالب دعا: نثار احمد مغل
پاکستان کوالٹی اینڈ پرسیژن انجینئرنگ ورکس
گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3
بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17- انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور
موبائل: 0320-4820729

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61